اقبال کا علمی کارنامہ

اقبال کے علمی کارنامہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم لکھتے ہیں :-

"مذہب انسان و کائنات کے متعلق کچھ ضروری معتقدات کو ضروری سمجھتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ معتقدات کون سے ہیں اور کیوں ضروری ہیں اور کیسے اعمال کا تقاضا کرتے ہیں۔ مذہبی معتقدات کے لئے، جس حد تک کہ وہ صرف مذہبی معتقدات ہیں یہ ضروری نہیں کہ علمی حقائق کے ساتھ بھی مطابقت رکھیں یا علمی اور عقلی معیاروں کی رُو سے بھی درست ثابت ہوسکیں۔

سائنس بھی حقیقت انسان اور کائنات کے متعلق کچھ معتقدات پیش کرتی ہے اور ہم جان لیتے ہیں کہ یہ معتقدات ہماری زندگی کے پیشِ نظر کون سے اور کیسے اعمال کا تقاضا کرتے ہیں لیکن سائنس کے معتقدات اشیاء کے قدرتی اوصاف و خواص پر مبنی ہوتے ہیں اور تجربات و مشاہدات سے معلوم کیے جاتے ہیں۔ لہذا وہ علمی حقائق کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں اور علمی اور عقلی معیاروں کے مطابق درست تسلیم کیے جاتے ہیں۔

اگر کسی وقت اشیا کے اوصاف اور خواص کے علم کی ترقی کی وجہ سے کسی مذہب پر ایک ایسا دور آجائے کہ اس کے معتقدات بھی اشیا کے قدرتی اوصاف اور خواص پر مبنی ہو جائیں تو پھر وہ مذہب بھی سائنس بن جاتا ہے اور اس میں اور سائنس میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔

اقبال پہلا مسلمان فلسفی ہے جس نے بتایا ہے کہ مذہبِ اسلام کے معتقدات ایک خاص چیز کے قدرتی اوصاف و خواص پر مبنی ہیں جن کے علم کی طرف انسانی زندگی کے وہ حقائق جو مشاہدات پر مبنی ہیں راہنمائی کرتے ہیں اور وہ چیز انسانی انا یا خودی ہے۔ لہذا اقبال کے فلسفہ میں مذہبِ اسلام ایک سائنس کی صورت اختیار کر گیا ہے اور یہی اقبال کی سب سے بڑی علمی خدمت ہے۔" (حکمتِ اقبال، ص ۵۱-۵۲)